روزنامہ
ٹیلی فون نمبر:213029
C.P.L 29
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

ہفتہ 13 نومبر 2004ء 29 رمضان المبارک 1425 ہجری 13 نبوت 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 258

رسول اللہؐ نے کھیل دکھایا

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ ایک عید کے موقع پر حبشی برچھیوں اور نیزوں سے کھیل رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا کیا تم بھی کھیل دیکھنا چاہتی ہو میں نے عرض کیا ہاں اس پر آپؐ نے مجھے اپنی اوٹ میں کھڑا کر لیا اور میرا رخسار آپؐ کے رخسار پر تھا اور آپؐ نے فرمایا اے بنی ارفدہ اپنا کھیل جاری رکھو۔ یہاں تک کہ جب میں تھک گئی تو فرمایا کافی ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں تو فرمایا ٹھیک ہے چلی جاؤ۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعہ باب الحراب والدرق حدیث نمبر:897)

ہر مذہب کا خلاصہ عبادت الٰہی اور بنی نوع انسان کے ساتھ سچی ہمدردی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خطبہ عید الفطر 12/ جولائی 1983ء میں فرمایا

رمضان المبارک کے کئی اسباق ہیں ان میں سے دو بڑے گہرے سبق ہیں جو در اصل رمضان ہی کا نہیں بلکہ ہر مذہب کا خلاصہ ہیں ان میں سے ایک عبادت الٰہی ہے اور دوسرا بنی نوع انسان کے ساتھ سچی ہمدردی اور پیار اور خدمت خلق اور لوگوں کے دکھ سکھ میں شریک ہونا ہے۔ یہ دو گہرے سبق ہیں جو رمضان ہمارے لئے لے کر آتا ہے۔ اس درخت پر اگر عبادت کے سوا کوئی اور پھل لگا ہوا آپ دیکھیں گے اور اپنی توقع کے مطابق اس پھل سے لذت حاصل کرنے کی کوشش کریں گے تو آپ کو سخت مایوسی ہوگی۔ اس پر تو عبادت کا پھل لگنا چاہئے۔ اور عبادت کا پھل سمجھ کر جب آپ عید منائیں گے تو پھر آپ عید کا لطف اٹھائیں گے۔ اس عید پر تو خدمت خلق کا پھل لگنا چاہئے اگر آپ اس کے سوا کچھ اور غرضیں لے کر اس عید میں داخل ہوں گے تو سخت بور ہوں گے (۔) اس نقطۂ نگاہ سے میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ آج کے دن امراء اپنے غریب بھائیوں کے گھروں میں جائیں اور وہ تحفے جو آپس میں بانٹتے ہیں ان میں اپنے غریب بھائیوں کو بھی شامل کریں۔ آپس میں بھی ضرور کچھ نہ کچھ بانٹیں کیونکہ یہ حق ہے۔ ذی القربیٰ کا بھی حق ہے، دوستوں کا بھی حق ہے، یہ حقوق بھی ادا ہونے چاہئیں۔ لیکن ایک حق جو آپ مار کر بیٹھ گئے ہیں جب تک وہ حق ادا نہ کریں گے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نظارہ نہیں دیکھ سکیں گے۔ (۔) عید کی نماز کے بعد ضروری امور سے فارغ ہو کر اگر وہ لوگ جن کو خدا نے نسبتاً زیادہ دولت عطا فرمائی ہے زیادہ تمول کی زندگی بخشی ہے وہ کچھ تحائف لے کر غریبوں کے ہاں جائیں اور غریب بچوں کے لئے کچھ مٹھائیاں لے جائیں جو ان کے گھر میں زائد پڑی تھیں اور جو ان کا پیٹ خراب کرنے کے لئے مقدر تھیں وہ غریب بچوں کا پیٹ بھرنے کے لئے ساتھ لے جائیں اور وہ زائد پھل بھی جس نے زائد از ضرورت استعمال کی وجہ سے ان کو ہیضہ کر دینا تھا۔ غریب بچوں کو دیں تا کہ ایک دن تو ایسا ہو کہ ان کو بھی کچھ نصیب ہو۔ تو کچھ وہ پھل پکڑیں کچھ مٹھائیاں گھر سے اٹھائیں، کچھ بچوں کے لئے ٹافیاں یا چاکلیٹ آپ نے رکھے ہوئے تھے وہ لیں اور بچوں سے کہیں آؤ بچو! آج ہم ایک اور قسم کی عید مناتے ہیں ہمارے ساتھ چلو، ہم بعض غریبوں کے گھر آج دستک دیں گے، ان کو عید مبارک دیں گے ان کے حالات دیکھیں گے اور ان کے ساتھ اپنے سکھ بانٹیں گے۔ اگر منظم طریق پر اس کام کو کیا جائے تو اس کا بہترین طریق یہ ہوگا کہ آپ صدر محلّہ کے پاس پہنچیں تا کہ لوگ ایک ہی گھر میں بار بار نہ جائیں اور ایسے گھروں میں نہ جائیں جہاں ضرورت نہ ہو۔ صدر محلّہ کو معلوم ہوتا ہے کہ اس کے محلے میں کون کون سے غریب لوگ رہتے ہیں جو اس حسن سلوک کے زیادہ مستحق ہیں۔ کون کون سے یتامی ہیں۔ کون کون سی بیوگان ہیں۔ کون کون سی بوڑھی عورتیں ہیں اور کون سے بیمار اور بوڑھے لوگ ہیں جن کی زندگی میں کوئی رفیق اور کوئی ساتھی نہیں رہا۔ (الفضل 26/ جولائی 1983ء)

میرا پیغام یاد رکھیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

''اور آئندہ عید میں بھی میرا وہ پیغام یاد رکھیں کہ آپ کی سچی عید تب ہوگی جب آپ غریبوں کی عید کریں گے۔ ان کے دکھوں کو اپنے ساتھ بانٹیں گے۔ ان کے گھر پہنچیں گے، ان کے حالات دیکھیں گے، ان کی غریبانہ زندگی پر ہوسکتا ہے آپ کی آنکھوں سے کچھ رحمت کے آنسو برسیں۔ کیا بعید ہے کہ وہی رحمت کے آنسو آپ کے لئے ہمیشہ کی زندگی سنوارنے کا موجب بن جائیں۔ ہوسکتا ہے کہ آپ کو پہلے علم نہ ہو کہ غریب کیا ہے۔ اس وقت پتہ چلے اور آپ کے اندر ایک عجیب انقلاب پیدا ہو جائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 5/ اپریل 1996ء)

محترمہ امۃ الحی بیگم صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب امیر ضلع لاہور وفات پا گئیں

محترمہ امۃ الحی بیگم صاحبہ جو کہ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب (رفیق حضرت مسیح موعود ،پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ اور عالمی عدالت انصاف کے صدر) کی اکلوتی صاحبزادی تھیں مورخہ 5 نومبر 2004ء کی رات ساڑھے بارہ بجے وفات پا گئیں۔ آپ امیر جماعت ہائے احمدیہ لاہور محترم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب کی اہلیہ تھیں۔ آپ کا جنازہ مورخہ 6 نومبر 2004ء کو دن گیارہ بجے پہلے لاہور میں آپ کی رہائش گاہ ''ظفر اللہ ہاؤس' 93 خورشید عالم روڈ لاہور پر پڑھایا گیا بعد ازاں میت ربوہ لائی گئی جہاں بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ آپ کے پسماندگان میں دو بیٹے محترم محمد فضل صاحب اور محترم مصطفیٰ نصر اللہ صاحب اور ایک بیٹی مکرمہ عائشہ صاحبہ شامل ہیں۔ ادارہ الفضل اس سانحہ پر محترم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب امیر ضلع لاہور، ان کے بچوں اور دیگر عزیز و اقارب سے دلی افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔

عید آئی ہے

نیکو کاروں کی عید آئی ہے
روزہ داروں کی عید آئی ہے
جو تراویح میں قطاریں تھیں
ان قطاروں کی عید آئی ہے
لیلۃ القدر کی تجلی میں
شب گزاروں کی عید آئی ہے
عشرہ تک وقف اعتکاف رہے
انتظاروں کی عید آئی ہے
ہر زباں پر ہے نعرۂ تکبیر
کامگاروں کی عید آئی ہے
دے رہے ہیں خوشی سے فطرانے
بے سہاروں کی عید آئی ہے
ہو مبارک تمہیں بھی اے تنویر
دلفگاروں کی عید آئی ہے

روشن دین تنویر

ہاتھ سے کام کرنا ہمارا طرہ امتیاز ہونا چاہئے

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

اپنے ہاتھ سے کام کرنا یہ ہمارا طرہ امتیاز ہونا چاہئے۔ جیسے بعض قومیں اپنے اندر بعض خصوصیتیں پیدا کر لیتی ہیں ۔ وہ قومیں جو سمندر کے کنارے پر رہتی ہیں۔ وہ نیوی میں بڑی خوشی سے بھرتی ہوتی ہیں ۔لیکن اگر انفنٹر ی میں بھرتی ہونے کے لئے کہا جائے تو اس کے لئے ہرگز تیار نہیں ہوں گے۔ اور اگر پنجاب کے لوگوں کو نیوی میں بھرتی ہونے کے لئے کہا جائے تو وہ اس سے بھاگتے ہیں۔ لیکن انفنٹر ی میں خوشی سے بھرتی ہوتے ہیں ۔ یہ صرف عادت کی بات ہے۔ پس ہمارے خدام کو یہ ذہنیت اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے کہ یہ مشینوں کا زمانہ ہے اور آئندہ زندگی میں وہ مشینوں پر کام کریں گے اگر کارخانوں میں کام نہ کر سکو تو ابتداء میں لڑکوں میں ان کھیلوں کا ہی رواج ڈالو جن میں لوہے کے پرزوں سے مشینیں بنانی سکھائی جاتی ہیں ۔ مثلاً لوہے کے ٹکڑے ملا کر چھوٹے چھوٹے ہل بناتے ہیں ۔ پنگھوڑے ، ریلیں اور ایسی بعض اور چیزیں تیار کی جاتی ہیں۔ ایسی کھیلوں سے یہ فائدہ ہوگا کہ بچوں کے ذہن انجینئرنگ کی طرف مائل ہوں گے۔“

(مرسلہ نظارت امور عامہ)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب مربی سلسلہ بورکینا فاسو و مکرمہ بشریٰ ظفر صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے 12 ستمبر 2004ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضور انور نے ظاہر اقبال عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔ مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب ساہی ڈسکہ کلاں کا پوتا اور مکرم چوہدری محمود احمد صاحب حال نیویارک امریکہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے بچے کے خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم خواجہ محمد اسلم صاحب صدر جماعت سٹیلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ شہر لکھتے ہیں ۔ خاکسار کے والد محترم خواجہ عبدالعزیز صاحب آف گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ مورخہ 24 ستمبر 2004ء بروز جمعۃ المبارک وفات پا گئے آپ کا جنازہ مورخہ 24 ستمبر کو گرمولہ ورکاں میں مکرم طاہر محمود عادل صاحب مربی سلسلہ ضلع گوجرانوالہ نے پڑھایا۔ آپ چونکہ موصی تھے اس لئے میت ربوہ لائی گئی اور مورخہ 25 ستمبر بعد از نماز فجر بیت المبارک میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید نے جنازہ پڑھایا۔ تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ تدفین کے بعد مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے دعا کروائی۔ مرحوم عرصہ دراز سے جماعت احمدیہ گرمولہ ورکاں کے صدر جماعت رہے۔ مرحوم نے پسماندگان میں 8 بیٹے اور 4 بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اللہ تعالیٰ ان سب کا حامی و ناصر ہو۔

درخواست دعا

مکرم مرزا نصیر احمد صاحب چٹھی مسیح مربی سلسلہ مانچسٹر انگلستان لکھتے ہیں ۔ خاکسار کی نواسی مناہل (بعمر 3 سال) ابھی شنوائی اور گویائی سے معذور ہے ڈاکٹرز علاج کر رہے ہیں اور ایک بڑا آپریشن متوقع ہے احباب جماعت سے خصوصی دعا کی درخواست ہے تا ارحم الراحمین خدا اپنا خاص فضل فرماتے ہوئے اس آپریشن کو کامیاب بنا دے اور اس بچی کو شنوائی اور گویائی عطا فرما دے۔ اسے نیک قسمت ، صالحہ اور خادمہ دین، والدین اور نظام خلافت کیلئے قرۃ العین ثابت کرے نیز بچی کے والدین اور اس کی بڑی بہن عزیزہ فائزہ بھی دعاؤں کے محتاج ہیں ان کیلئے بھی احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مرزا اطہر احمد صاحب کو مورخہ 4۔ اکتوبر 2004ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت باصر بشیر احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مرزا اظہر احمد صاحب ابن حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی کا پوتا اور مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب کاہلوں آف دوہلم کاہلواں سیالکوٹ کا نواسہ ہے۔ احباب سے بچے کے نیک، صالح اور خادم دین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم پروفیسر جمشید احمد نثار صاحب جھنگ صدر لکھتے ہیں کہ خاکسار کے والد مکرم چوہدری نثار احمد صاحب آف جھنگ صدر حرکت قلب بند ہونے کے باعث مورخہ 29 اکتوبر 2004ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ مرحوم موصی تھے ان کی نماز جنازہ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے بیت المبارک میں پڑھائی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند اور تہجد گزار تھے۔ انتقال کے روز بھی روزہ رکھا، انتہائی ملنسار، خوش اخلاق مخلص و ہمدرد انسان تھے۔ قرآن کریم سے خاص عشق تھا۔ عرصہ دراز تک ضلع جھنگ کی مجلس عاملہ کے رکن رہے۔ مرحوم نے اپنی آنکھیں بطور عطیہ نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے نام وقف کی ہوئی تھیں۔ ایسوسی ایشن کا وفد ربوہ سے جھنگ پہنچا اور مکرم ڈاکٹر نوید احمد صاحب نائب صدر ایسوسی ایشن کی سربراہی میں آئی بنک کی ٹیم نے ان کے گھر پہنچ کر حصول عطیہ چشم کی کارروائی مکمل کی۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ بعد تدفین مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ آپ نے اپنے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں ۔احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور دیگر عزیزان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆......☆

پبلشر آغا سیف اللہ‘ پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

سیدنا حضرت مصلح موعود کی تحریرات کی روشنی میں

حقیقی عید اور اس کو منانے کے طریق

مرسلہ: زاہدہ خانم صاحبہ

لغوی معانی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

''عید کا لفظ اردو فارسی اور عربی زبان میں خوشی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ درحقیقت عید کا لفظ عود سے نکلا ہے۔ اور عود کے معنی دوبارہ واپس آنے اور بار بار آنے والی چیز کے ہیں۔ خوشی کے لئے یہ لفظ اس وجہ سے استعمال ہوتا ہے کہ خوشی ہی ایسی چیز ہے جس کے واسطے بار بار آنے کی خواہش کی جاتی ہے۔ اسی لئے محاورے میں خوشی کے لئے عید کا لفظ استعمال کیا گیا جن میں بار بار آنے کے معنے پائے جاتے ہیں۔

(خطبات محمود جلد اول ص 33)

راحت والا دن

عید کی حقیقت بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''(-) نے تقاضائے فطرت کو پورا کرنے کے لئے دو عیدیں مقرر کی ہیں۔ یعنی عید الفطر اور عید الاضحی۔ ان دونوں عیدوں میں ایسی عبادتیں لگائی گئی ہیں کہ ان پر عمل کرنے سے انسان خدا کو پالیتا ہے اور چونکہ حقیقی خوشی وہی ہے کہ جس میں خدا مل جائے۔ اور (-) نے جو عید رکھی ہے اس میں خدا تعالیٰ کو پانے کے گر بتائے ہیں۔ اس لئے اس کے واسطے یہ خواہش کرنا بجا ہے کہ یہ دن بار بار لوٹ کر آئے۔ یہ وہ دن ہے جس میں حقیقی راحت کا نشان ہے۔ کیونکہ اس میں بتایا گیا ہے کہ تم اس راستہ پر چل کر خدا کو دیکھ لوگے۔ اور جب تک وہ دن تم پر نہ آئے کہ تم خدا کو دیکھ لو اس وقت تک تمہارے لئے کوئی عید نہیں ہوسکتی۔ پس (-) نے چونکہ ان عیدین کو حقیقی عید کا نشان رکھا ہے اس لئے ان سے ایک حد تک دل کو سچی راحت ملتی ہے اور ان سے خدا تعالیٰ کو پانے کا پتہ چلتا ہے''۔

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

''ہماری عید کیا ہے؟ یہ کہ ہمارا محبوب ہمارا خدا ہمیں مل جائے۔ جو شخص کوشش کرتا ہے اور محنت بھی کرتا ہے اس کو اس کا خدا مل جاتا ہے۔ اور پھر ایسا آرام اور ایسی خوشی حاصل ہوتی ہے کہ جسے کوئی ہٹا نہیں سکتا۔ دیکھو عید الفطر کے لئے ...... نے ایک ماہ کے روزے مقرر کئے، روزے فرض قرار دے کر خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے جسمانی قربانی ضروری رکھی ہے۔ دوسری عید پر انسان ظاہری قربانی کرتا ہے۔ جو کہ اس بہت بڑے انسان کے نمونہ کی یادگار میں ہوتی ہے۔ یہ ......کی مقرر کردہ عیدوں کی حقیقت ہے۔ مگر اور لوگوں کی عیدیں اپنے اندر یہ حقیقت نہیں رکھتیں۔ غیروں کی عیدوں کی خوشی میں جو خوشی ہوتی ہے وہ خوشی ایسی ہی ہے جیسے ایک بت پر کوئی فدا ہو جائے۔ لیکن ہماری عیدیں وہ ہیں جن پر ہمیں ایک صحیح راستہ پر چلایا جاتا ہے اور جس کے ذریعہ ہمیں ہمارا خدا دکھایا جاتا ہے پھر ہماری دعاؤں میں قبولیت اور ہم میں تقویٰ پیدا کیا جاتا ہے۔'' (خطبات محمود جلد اول ص 44)

ہر روز عید

''ان کے لئے جو خدا کے عبد ہوں ہر روز عید کا روز ہوتا ہے اور دنیا کی کوئی مصیبت ان پر اپنا اثر نہیں ڈال سکتی۔ کیونکہ ان کو دل کا اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ لیکن وہ شخص جس کا دل دکھوں اور آفتوں سے بھرا ہوا ہو وہ خواہ اچھے کپڑے پہن لے اچھا کھانا کھالے اس کے لئے کوئی عید نہیں ہے۔ ان کے بدلے خدا کے بندے ایک ایسے باغ میں ہوتے ہیں جہاں کوئی آفت اثر نہیں کرسکتی۔ وہ ہر دکھ سے محفوظ ہوتے ہیں اور وہ مصائب وشدائد جو دنیا کی کمر توڑ دینے والے ہوتے ہیں ان پر کوئی اثر نہیں کرتے ہیں''۔

مومن کی عید

یہ وہ عید ہے جو ایک مومن کو حاصل ہونی چاہئے ورنہ یہ عید نہیں کہ کپڑے سفید پہن لئے جاویں۔ جب دل میں رنج ہو تو عید کیسے ہوسکتی ہے۔ عید تو اسی کی ہے جس کا دل خوش ہو۔ اور دل اسی کا خوش ہوسکتا ہے۔ جس کو اس کا خدا مل جائے۔ دنیا اس کو دیکھ کر حیران ہوجاتی ہے کیونکہ خدا کے عبد کے لئے کوئی رنج نہیں وہ تو نفس مطمئنہ میں ہوتا ہے۔ مومن ایسی جگہ میں ہوتا ہے کہ خدا اس سے راضی اور وہ خدا سے راضی ہوتا ہے۔ یہ عید اس کے لئے خدا کی رضا کے لئے نشان ہوتی ہے۔ اور خدا کے فرشتے اس کے محافظ اور پہرہ دار ہوجاتے ہیں۔

خدا تعالیٰ ہماری جماعت کو ایسی ہی عید نصیب کرے''۔ (خطبات محمود جلد اول ص 47)

عہد پورا کیا

میں کہتا ہوں کہ آج خوشی کی کیا بات ہے کہ ...... خوش ہیں۔ اس کا جواب صرف وہ اس کے سوا اور کچھ نہیں دے سکتے کہ آج عید ہے لیکن وہ لوگ جو شریعت کے مغز کو جانتے ہیں وہ اس کا جواب یہی دیں گے کہ آج ...... اپنے خدا کے حضور اس بات کا شکریہ ادا کرنے کے لئے حاضر ہوئے ہیں کہ انہوں نے مہینہ بھر اس کے حضور کامل طور پر اپنی عبودیت کا اقرار کیا پس آج کی خوشی کوئی دنیاوی خوشی نہیں ہے بلکہ اس لئے ہے کہ ...... نے اپنے آقا کے حضور جو عہد کیا تھا اس کو پورا کیا۔ اور بارہ مہینوں میں سے انہوں نے بعض جائز چیزوں کو بھی اس کی رضا کی خاطر ترک کر دیا لیکن وہ شخص جو بلا عذر روزوں میں بھی دن کو کھاتا رہا اور نفسانی خواہشوں کو پورا کرتا رہا۔ حکم خداوندی کو بلاوجہ ٹالتا رہا اس نے تو اپنی جان پر ظلم کیا۔ اس کے لئے آج خوش ہونے کا کوئی موقع نہیں بلکہ اسے تو آج ماتم کرنا چاہئے۔ پھر جس نے رمضان کا مہینہ پانے کے باوجود کوئی بھی تبدیلی نہیں کی کوئی عبودیت کا اقرار نہیں کیا کوئی خدا سے صلح کرنے کی تیاری نہیں کی جس سے وہ خدا کے فضل کا جاذب ہوتا اس کے لئے بھی خوش ہونے کی کوئی وجہ نہیں اس کے لئے تو رنج کا موقع ہے اس کے لئے کوئی راحت کا موقع ہے ہی نہیں۔ بلکہ اسے تو دکھ درپیش ہے وہ آج کیوں ہنستا ہے اگر اس نے کوئی روحانی تبدیلی نہیں کی اور روحانیت کی طرف کوئی قدم نہیں اٹھایا۔ تو کیا اس کو خوش ہونا چاہئے ہرگز نہیں اسے تو آج رونا چاہئے۔ عید تو ایسے دن کو کہا جاتا ہے جو کہ بار بار آئے مگر کیا وہ شخص جس کے گھر ماتم ہوگیا وہ کہتا ہے کہ ایسا موقع میرے لئے بار بار آئے۔ ایسی حالت میں کوئی عقلمند انسان ہرگز یہ نہیں کہہ سکتا کہ ایسی حالت میں کہ اس نے خدا سے کوئی تعلق قائم نہیں کیا دین کی کوئی خدمت نہیں کی روحانی اصلاح نہیں کی اس پر دوبارہ لوٹ کر آئے تاکہ پھر وہ اسی طرح کرے لیکن جو شخص ایسی حالت کے باوجود عید کے دن خوش ہوتا ہے اور خوشی کا اظہار کرتا ہے گویا وہ اپنے لئے بددعا کرتا ہے کہ میری ایسی ہی بری اور بدتر حالت رہے۔ (خطبات محمود جلد اول ص 28)

نادان بچہ

ایسی عید جو رمضان المبارک میں غفلت اور خدائی احکام کو پس پشت ڈال کر منائی جائے۔ اس کے بارہ میں حضور فرماتے ہیں:۔

''نادان بچہ اپنے باپ کی مرگ کا احساس نہ کرتے ہوئے ہنستا اور کھیلتا پھرے تو یہ اس کی کم علمی جہالت اور نادانی ہے۔ مردہ باپ کو غسل دیتے ہوئے لوگوں کو دیکھ کر پرواہ نہ کرے اور بے علمی سے سمجھے کہ میرے مردہ باپ کو لوگ مل کر نہلا رہے ہیں اور کفن پہناتے ہوئے دیکھ کر خوش ہو رہا ہو کہ آہا میرے باپ کو نئے کپڑے پہنائے جارہے ہیں یہ اس نادان بچے کی بے علمی ہے کیونکہ دراصل یہ تو اس کے لئے مصائب کا دروازہ ہے یہ تو اس بے چارے کے لئے ماتم کا وقت ہے۔ یہ تو درحقیقت اس معصوم بچہ کے یتیم ہونے کی ابتدا ہے اور اس کے لئے مصائب اور مشکلات کا پیش خیمہ ہے اور وہ اس پر خوشی کر رہا ہے تو کیا اس کی یہ خوشی حقیقی خوشی ہوگی؟''

(خطبات محمود جلد اول ص 36)

قربانیاں دو

پس اگر حقیقی عید دیکھنا چاہتے ہو تو (-) کی ترقی کے لئے پوری سعی کرو اور (-) کی ترقی وابستہ ہے...... کے اتحاد اور اتفاق پر اور اتفاق واتحاد کبھی پیدا نہیں ہوسکتے جب تک ہر شخص سچے دل سے ہر ایک چیز اس راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار نہ ہوجائے۔ خوب یاد رکھو کہ جب تک وہ عید جو حقیقی عید ہے۔ قریب لانے کی کوشش نہیں کی جاتی اس وقت تک یہ عید محض ایک کھلونا ہے حقیقی عید نہیں ہے۔ فاخرہ لباس اور خوشبو لگا کر خوش ہوجانا کسی کام کا نہیں جب تک دلوں میں حقیقی خوشی پیدا نہ ہو اور وہ پیدا نہیں ہوسکتی جب تک دین کی خدمت نہ کرو اور اس کے لئے سچی قربانیاں نہ دو۔

(خطبات محمود ص 39)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں عید الفطر کی حقیقت کو سمجھنے اور حقیقی عید الفطر منانے کی ہمیشہ توفیق عطا کرے۔ آمین

دائمی عید

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

''عیدوں کے موقع پر اپنے غریب ہمسایوں، ضرورتمندوں کے ساتھ شامل ہونے کی کوشش کریں، ان کے کچھ غم ان کے گھروں میں جا کر دیکھیں اور ان کے غم بانٹیں۔ اپنی خوشیاں ان کے پاس لے کر جائیں اور اپنی خوشیاں ان کے ساتھ بانٹیں یا اپنے گھر میں ان کو بلائیں غرضیکہ غریبوں کے ساتھ عید کرنے سے بہتر دنیا میں اور کوئی عید نہیں خدا آپ کو غریبوں کی خدمت میں زیادہ ملے گا۔ اور یہ ایک ایسا آزمودہ نسخہ ہے جس نے کبھی خطا نہیں کی۔ جو خدا کے بے کس مجبور بندوں سے پیار کرتا ہے۔ لازماً خدا اس سے پیار کرتا ہے کبھی اس میں کوئی تبدیلی تم نہیں دیکھو گے۔ اپنی عیدوں کو غریبوں کی خدمت سے سجالیں...... پھر آپ کی عید ایسی ہوگی جو زمینی عید نہیں رہے گی بلکہ آسمان پر بھی یہ عید کے طور پر لکھی جائے گی اور اس کی خوشیاں دائمی ہوں گی اور اس کی برکتیں دائمی ہوں گی۔

(الفضل 23 دسمبر 2000ء)

محمود مجیب اصغر صاحب

کوئی راہ نزدیک تر راہ محبت سے نہیں

براہین احمدیہ حصہ پنجم کے آخر میں حضرت مسیح موعود کی کچھ یادداشتیں لکھی ہوئی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے۔ فرمایا

''نفرت کرنے سے نفرت رفع نہیں ہوتی بلکہ اور بڑھتی ہے۔ محبت نفرت کو ٹھنڈا کر کے رفع کر دیتی ہے''۔

(ص 9)

آپ نے نثر اور نظم دونوں میں اس اصول پر بہت زور دیا ہے۔ آپ کے معروف ارشاد ہیں:

دیکھ لو میل و محبت میں عجب تاثیر ہے
ایک دل کرتا ہے جھک کر دوسرے دل کو شکار
کوئی راہ نزدیک تر راہ محبت سے نہیں
طے کریں اس راہ سے سالک ہزاروں دشت خار

اس اصول پر آپ نے ساری عمر عمل کیا اور اپنی جماعت کو بھی اس کی تلقین فرمائی۔ ہر مذہب و ملت کے شخص کو آپ نے امن اور آشتی اور محبت سے خدا کی طرف بلایا اور اپنی جماعت کے ہر فرد کو ایسی راہیں اختیار کرنے کے لئے مختلف پیرایہ میں توجہ دلائی جو محبت صلح نرمی، باہمی ہمدردی و پیار کی راہیں ہیں۔

اپنی جماعت سے آپ کی توقعات

جلسہ سالانہ کی اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔

ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال جس قدر بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جلشانہ، کوشش کی جائے گی''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول ص 303-304)

1893ء میں '' التوائے جلسہ 27 دسمبر 1893ء'' کے تحت لکھا

............اس جلسہ سے مدعا اور مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کرلیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔............

کوئی سچا مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس کا دل نرم نہ ہو۔ جب تک وہ اپنے تئیں ہر یک سے ذلیل تر نہ سمجھے اور ساری مشیختیں دور نہ ہو جائیں خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے اور غریبوں سے نرم ہو کر اور جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں اور غصہ کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جواں مردی ہے............ اور کوئی بڑا نہیں مگر وہی جو اپنے تئیں چھوٹا خیال کرے۔ مبارک وہ لوگ جو اپنے تئیں سب سے زیادہ ذلیل اور چھوٹا سمجھتے ہیں اور شرم سے بات کرتے ہیں اور غریبوں اور مسکینوں کی عزت کرتے اور عاجزوں کو تعظیم سے پیش آتے ہیں اور کبھی شرارت اور تکبر کی وجہ سے ٹھٹھا نہیں کرتے اور اپنے رب کریم کو یاد رکھتے ہیں اور زمین پر غریبی سے چلتے ہیں سو میں بار بار کہتا ہوں کہ ایسے ہی لوگ ہیں جن کے لئے نجات تیار کی گئی ہے............ دعا کرتا ہوں اور جب تک مجھ میں دم ہے زندگی ہے کئے جاؤں گا اور دعا یہی ہے کہ خدا تعالیٰ میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کرے اور اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کر کے ان کے دل اپنی طرف پھیر دے اور تمام شرارتیں اور کینے ان کے دلوں سے اٹھا وے اور باہمی سچی محبت عطا کر دے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ دعا کسی وقت قبول ہوگی اور خدا میری دعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا ہاں میں یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ اگر کوئی شخص میری جماعت میں خدا تعالیٰ کے علم اور ارادہ میں بدبخت ازلی ہے جس کے لئے یہ مقدر ہی نہیں کہ سچی پاکیزگی اور خدا ترسی اس کو حاصل ہو تو اس کو اے قادر خدا میری طرف سے بھی منحرف کر دے جیسا کہ وہ تیری طرف سے منحرف ہے اور اس کی جگہ کوئی اور لا جس کا دل نرم اور جس کی جان میں تیری طلب ہو۔

(شہادت القرآن بار اول ص 1 تا 5)

امن اور صلح کا پیغام

حضرت مسیح موعود نے دنیا کی ساری قوموں کو صلح اور رواداری کی طرف بلایا حتیٰ کہ اپنی وفات سے دو دن قبل جو مضمون لکھا اس میں برصغیر کی دو بڑی قوموں (ہندوؤں اور مسلمانوں) میں صلح اور رواداری پیدا کرنے کی دردمندانہ اپیل فرمائی اور فرمایا کہ تمام مذاہب کے مسلمہ بزرگوں کا احترام واجب ہے۔ آپ کے اس مضمون میں سے بطور نمونہ صرف چند سطریں نقل کی جاتی ہیں: فرمایا

''اے میرے قادر خدا اے میرے پیارے رہنما۔ تو ہمیں وہ راہ دکھا جس سے تجھے پاتے ہیں اہل صدق و صفا اور ہمیں ان راہوں سے بچا جن کا مدعا صرف شہوات ہیں یا کینہ یا بغض یا دنیا کی حرص و ہوا............

اے ہم وطنو! وہ دین دین نہیں ہے جس میں عام ہمدردی کی تعلیم نہ ہو اور نہ وہ انسان انسان ہے جس میں ہمدردی کا مادہ نہ ہو۔ ہمارے خدا نے کسی قوم سے فرق نہیں کیا مثلاً جو انسانی طاقتیں اور قوتیں آریہ ورت کی قدیم قوموں کو دی گئی ہیں وہی تمام قوتیں عربوں اور فارسیوں اور شامیوں اور چینیوں اور جاپانیوں اور یورپ اور امریکہ کی قوموں کو بھی عطا کی گئی ہیں۔ سب کے لئے، خدا کی زمین فرش کا کام دیتی ہے اور سب کے لئے، اس کا سورج اور چاند اور کئی ستارے روشن چراغ کا کام دے رہے ہیں اور دوسری خدمات بھی بجا لاتے ہیں۔ اس کی پیدا کردہ عناصر یعنی ہوا اور پانی اور آگ اور خاک اور ایسا ہی اس کی دوسری تمام پیدا کردہ چیزوں اناج۔ پھل اور دوا وغیرہ سے تمام قومیں فائدہ اٹھا رہی ہیں پس یہ اخلاق ربانی ہمیں سبق دیتے ہیں کہ ہم بھی اپنے بنی نوع انسانوں سے مروت اور سلوک کے ساتھ پیش آویں اور تنگ دل اور تنگ نظر نہ بنیں .... یہ بات کسی پر پوشیدہ نہیں کہ اتفاق ایک ایسی چیز ہے کہ وہ بلائیں جو کسی طرح دور نہیں ہوسکتیں اور وہ مشکلات جو کسی تدبیر سے حل نہیں ہوسکتیں وہ اتفاق سے حل ہو جاتی ہیں پس ایک عقلمند سے بعید ہے کہ اتفاق کی برکتوں سے اپنے تئیں محروم رکھے............

اے عزیزو! قدیم تجربہ اور بار بار کی آزمائش نے اس امر کو ثابت کر دیا ہے کہ مختلف قوموں کے نبیوں اور رسولوں کو توہین سے یاد کرنا اور ان کو گالیاں دینا ایک ایسی زہر ہے کہ نہ صرف انجام کار جسم کو ہلاک کرتی ہے بلکہ روح کو بھی ہلاک کر کے دین اور دنیا دونوں کو تباہ کرتی ہے وہ ملک آرام سے زندگی بسر نہیں کر سکتا جس کے باشندے ایک دوسرے کے رہبر دین کی عیب شماری اور ازالہ حیثیت عرفی میں مشغول ہوں اور ان قوموں میں ہرگز سچا اتفاق نہیں ہوسکتا جن میں سے ایک قوم یا دونوں کو ایک دوسرے کے نبی یا رشی اور اوتار کو بدی یا بدزبانی کے ساتھ یاد کرتے رہتے ہیں .... ہم یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ جس قدر دنیا میں مختلف قوموں کے لئے نبی آئے ہیں اور کروڑہا لوگوں نے ان کو مان لیا ہے اور دنیا کے کسی ایک حصہ میں ان کی محبت اور عظمت جاگزیں ہوگئی ہے اور ایک زمانہ دراز اس محبت اور اعتقاد پر گزر گیا ہے تو بس یہی ایک دلیل ان کی سچائی کے لئے کافی ہے کیونکہ اگر وہ خدا کی طرف سے نہ ہوتے تو یہ قبولیت کروڑہا لوگوں کے دلوں میں نہ پھیلتی۔ خدا اپنے مقبول بندوں کی عزت دوسروں کو ہرگز نہیں دیتا اور اگر کوئی کاذب ان کی کرسی پر بیٹھنا چاہے تو جلد تباہ اور ہلاک کیا جاتا ہے۔''

(روحانی خزائن جلد 23)

فرمایا ''آپ لوگ بفضلہ تعالیٰ تعلیم یافتہ بھی ہو گئے اب کینوں کو چھوڑ کر محبت میں ترقی کرنا زیبا ہے اور بے مہری کو چھوڑ کر ہمدردی اختیار کرنا آپ کی عقلمندی کے مناسب حال ہے۔ دنیا کی مشکلات بھی ایک ریگستان کا سفر ہے کہ جو عین گرمی اور تمازت آفتاب کے وقت کیا جاتا ہے پس اس دشوار گزار راہ کے لئے باہمی اتفاق کے اس سرد پانی کی ضرورت ہے جو اس جلتی ہوئی آگ کو ٹھنڈی کر دے اور نیز پیاس کے وقت مرنے سے بچاوے (ایضاً)

حضرت مسیح موعود کے خلفاء کرام نے بھی وہی راہ اختیار کی اور اسی اصول کو عملی جامہ پہنایا۔

محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے کیا خوب تعلیمات قرآن کا خلاصہ نکالا کہ ''محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں'' فرمایا ''میں نے اپنی عمر میں سینکڑوں مرتبہ قرآن کریم کا نہایت تدبر سے مطالعہ کیا ہے اس میں ایک آیت بھی ایسی نہیں جو کہ دنیاوی معاملات میں ایک مسلم اور غیر مسلم میں تفریق کی تعلیم دیتی ہو۔ شریعت .... بنی نوع انسان کے لئے خالصۃً باعث رحمت ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے صحابہ کرامؓ نے لوگوں کے دلوں کو محبت، پیار اور ہمدردی سے جیتا تھا۔ اگر ہم بھی لوگوں کے دلوں کو فتح کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنا ہوگا۔ قرآن کریم کی تعلیم کا خلاصہ یہ ہے۔

سب سے محبت اور نفرت کسی سے نہیں

Love for all, Hatred for none

پس یہی طریقہ ہے دلوں کو جیتنے کا۔ اس کے علاوہ اور کوئی طریقہ نہیں''

(خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ 5راکتوبر 1980ء بحوالہ دورۂ مغرب 1400ھ ص 523 ص 524)

ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا

''میں ایک مذہبی آدمی ہوں۔ میں سیاست میں دخل نہیں دینا چاہتا۔ میرا پیغام (۔) کا پیغام ہے۔ (۔) کہتا ہے انسان، انسان میں کوئی فرق نہیں ہے۔ (۔) ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ بلا استثناء ہر انسان سے محبت کرو اور اس کے حقوق غصب نہ کرو............ اس بنیادی اصل پر عمل پیرا ہو

'نفرت کسی سے نہیں محبت سب کے لئے'
اور اسی لئے میں کہتا ہوں اور کسی کی طرف نہ دیکھو
قرآن کی طرف آؤ''

(بحوالہ دورۂ مغرب 1400ھ ص 286، 287)

چار راہ نما اصول

قرآن کریم نے احسان اور ہمدردی پر بہت زور دیا ہے اور فرمایا ہے کہ اقرباء سے حسن سلوک کرو (بنی اسرائیل :27) احسان سے پہلے عدل ضروری ہے (النحل :91)،

غرباء سے حسن سلوک کرو (الذاریات:20)، بھوکوں کو کھانا کھلاؤ (البلد:15) ہمسایوں اور ماتحتوں سے اور مسافروں سے بھی حسن سلوک کرو (النساء 37 و البقرہ:178) صلہ رحمی کرو (الرعد:22) کیونکہ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ پھر فرمایا کہ ظاہری طور پر اور مخفی طور پر بھی احسان کیا کرو (الرعد:23) اور احسان نہ جتایا کرو (البقرہ:265) وغیرہ وغیرہ۔

چنانچہ آپ نے صد سالہ احمدیہ جوبلی کی تحریک کا اعلان کرتے ہوئے جماعت کو دو راہ نما اصول (Motto) دیئے۔ حمد اور عزم اور فرمایا ''پس حمد اور عزم'' دو لفظ ہیں جن کا انتہائی مظاہرہ انشاء اللہ تعالیٰ انتہائی مظاہرہ انشاء اللہ تعالیٰ 1989ء میں ہماری طرف سے کیا جائے گا و باللہ التوفیق اور اس حمد اور اس عزم کے عظیم مظاہرے کے لئے قرآن کریم کے عین ہدایت کے مطابق ہم نے تیاری کرنی ہے''

(خطاب جلسہ سالانہ ربوہ 1973ء)

آپ کی زندگی میں چودھویں صدی ہجری مکمل ہوئی اور پندرھویں صدی ہجری کا آغاز ہوا۔ آپ نے جلسہ سالانہ 1980ء کے موقع پر فرمایا ''پچھلی صدی میں نے احباب جماعت کو ''حمد'' اور ''عزم'' کا ماٹو دیا تھا............ پندرھویں صدی کے عظیم الشان ماٹوز

پہلا ماٹو: محبت و پیار............ ہم نے محبت و پیار سے دنیا بھر کے دل خدا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتنے ہیں..............

ہمارا اگلا ماٹو ''خیر خواہی اور خدمت'' ہے...... دنیا سے فساد تبھی مٹ سکتا ہے جب دنیا انانیت کو چھوڑ کر خدمت کے مقام پر کھڑی ہوگی..............

(بحوالہ الفضل ربوہ 29 دسمبر 1980ء)

پندرھویں صدی ہجری

آج اس واقعہ کو 25 سال (ربع صدی) ہو گئے ہیں جب کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے پیشوا کی اس تعلیم کا اعادہ فرمایا تھا یعنی ''کوئی راہ نزدیک تر راہ محبت سے نہیں'' اور تاریخ گواہ ہے کہ ان 25 برسوں میں ان چار راہنما اصولوں پر عمل کر کے جماعت نے کس قدر ترقی کی ہے۔ خلافت رابعہ کے مبارک دور میں مظلوم اقوام اور آفت زدہ علاقوں کے لئے قربانی اور محبت اور ہمدردی کے نمونے سنہری حروف میں لکھنے کے قابل ہیں۔ بوسنیا، روانڈا کے مظلوموں اور فاقہ کشوں کے لئے جماعت کی خدمات، جاپان جیسے امیر ملک کے زلزلہ زدگان کے لئے جماعت کی بروقت مدد، ایتھوپیا کے غرباء کے لئے امداد، عراق کے متاثرین کے لئے بروقت مدد، افریقہ کے ممالک میں طبی اور علمی اور زرعی اور دیگر خدمات، غریب بچیوں کے لئے ''مریم شادی فنڈ'' اور اسی قسم کی دیگر خدمات اس کا منہ بولتا ثبوت ہیں اور یہ سلسلہ خدا کے فضل سے خوب سے خوب تر ہو کر جاری و ساری ہے یہی کام یورپ اور امریکہ کے براعظموں میں Humanity First کے راہ نما اصول کے نام سے بہت قدر کی نگاہ سے دیکھے جا رہے ہیں۔ میں اپنی ان معروضات کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے اس اقتباس کے ساتھ ختم کرتا ہوں جس میں آپ نے فرمایا:

''دنیا بڑی تیزی سے ایک تیسری عالمگیر تباہی کی طرف بڑھ رہی ہے اس تباہی کو محبت و پیار اور بے لوث خدمت کے ذریعہ انسانوں کے دل جیت کر اور خدائے واحد کے ساتھ ان کا تعلق قائم کر کے روکا جا سکتا ہے''۔

(بحوالہ دورہ مغرب 1400ھ ص 248)

☆......☆......☆

مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب

مکرم غلام مرتضیٰ تبسم صاحب (المعروف عبدالحفیظ)

مکرم غلام مرتضیٰ تبسم صاحب المعروف عبدالحفیظ کی المناک وفات کا سن کر بہت صدمہ ہوا۔ یہ نوجوان سادہ مزاج ہنس مکھ اور ہر وقت خدمت پر کمربستہ رہنے والا تھا۔ ہمارے محلّہ دارالعلوم غربی ربوہ کی بیت الصادق کا عرصہ تیرہ سال سے خادم چلا آرہا تھا۔ محلّہ کے بھی چھوٹے بڑے اس سے مانوس تھے وہ ان سے حد درجہ عاجزی، انکساری سے پیش آنے والا نوجوان تھا۔ بارہا میں نے دیکھا کہ اس کی سادگی کی وجہ سے اس سے کوئی مذاق بھی کرتا تو اکثر و بیشتر یہ ہنس کر ٹال دیتا تھا۔

بیت الصادق میں ڈیوٹی نباہنا کوئی آسان کام تو ہے نہیں کیونکہ طاہر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی وجہ سے بیت کو خدا نے صرف پاکستان ہی نہیں بیرون پاکستان بھی متعارف کروا رکھا ہے یہاں ایک واقف زندگی نوجوان مکرم ڈاکٹر وقار منظور بسراء صاحب بے لوث دکھی انسانیت کی خدمت کرتے ہیں۔ تقریباً سارا دن مریضوں اور ان کے رشتہ داروں کے کثرت سے آنے جانے کی وجہ سے ایک عام خادم کی ڈیوٹی بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ سارا دن ہی لوگوں کا آنا جانا لگا رہتا ہے۔ اکثر و بیشتر مریضوں سے بیت الذکر کا صحن اور ہال بھرے رہتے ہیں۔ مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے بہر حال صفائی میں زیادہ محنت اور وقت درکار ہوتا ہے۔ سو یہ نوجوان ہمیشہ ہنستے مسکراتے ان ذمہ داریوں کو نبھاتا تھا چونکہ مجھے بھی چھ سات سال محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمت میں رہنے کا موقعہ ملا۔ آغاز میں جبکہ باقاعدہ تنخواہ دار کارکن نہیں تھے۔ میں اور حفیظ ہی مل کر صفائی کرلیا کرتے تھے۔ اس نوجوان کے اخلاص اور سادہ مزاجی نے لوگوں کے دلوں میں خاص جگہ بنالی تھی۔ میرے ایک عزیز دوست محمد ارشد مانگٹ صاحب آف کینیڈا ان دنوں مانگٹ اونچا سے جس دن حفیظ کا جنازہ تھا ربوہ آئے ہوئے تھے۔ میرے پاس بھی آئے انہوں نے بتایا کہ وہاں کینیڈا میں ہمارے گھر میں اس خادم بیت کا اکثر ذکر چلتا رہتا تھا۔ میں نے وہاں نیت کی تھی کہ ربوہ گیا تو حفیظ کو ضرور ملوں گا۔ اتفاق سے جب یہاں پہنچا تو اس کی وفات کی اطلاع ملی اور جنازہ بیت مبارک میں پڑھا۔

اب یہ کوئی ایک معمولی بات ہے کہ یہ نوجوان روزانہ بلا ناغہ پانچ وقت دارالنصر غربی سے دارالعلوم غربی بیت الصادق آتا تھا۔ میں سوچ رہا ہوں کہ آنحضور ﷺ کی وہ بات بھی شائد اس کے حق میں قبولیت کا درجہ پاتی ہو کہ بیت میں جتنی دور سے کوئی آئے گا اتنا ہی اسے ثواب ملے گا۔ گرمی ہو سردی ہو جاڑہ ہو یا کوئی اور موسم پانچوں وقت نماز کے لئے بلکہ نمازیوں کے استقبال کے لئے آنا اور خانہ خدا کو کھولنا بہت بڑی سعادت ہے۔

وفات کے دن نماز فجر پر یہ پورے فرائض ادا کر کے گیا تمام معمولات ادا کئے بہن بھائیوں اور عزیز رشتہ داروں کے ہاں باقاعدگی سے آنا جانا اس کے معمول کا حصہ تھا۔ اس صبح بھی اپنی بہن کے ہاں گیا۔ واپسی پر یادگار اماں جان چوک سے سائیکل ٹھیک کروایا۔ بہشتی مقبرہ دعا کے لئے گیا۔ بس اسٹاپ پر آ کر ہوٹل سے چائے پی۔ چونکہ یہ نوجوان ربوہ کی تقریباً ہر جگہ سے متعارف تھا ہوٹل والے نے پوچھا حفیظ اب کدھر کے ارادے ہیں۔ کہنے لگا حضور کی قبر پر دعا کر کے آیا ہوں اب امی کی قبر پر دعا کرنے جا رہا ہوں۔ لیکن سڑک کراس کرتے ہوئے حادثہ ہو گیا۔ عجیب تقدیر ہے دراصل تعاقب میں فرشتے لگے ہوئے تھے مگر معین جگہ اور وقت کی دیر تھی اب وہی حفیظ پہلے بھی سڑک کراس کر کے گیا دعا کرنے کے بعد دوبارہ سڑک پار کر کے ہوٹل پر آیا اور پھر قبرستان عام کے لئے روانہ ہو ہی رہا تھا کہ ٹرک سے ٹکر ہوئی اور شدید زخمی ہو گیا مگر آخرینوں کے سودے آسمان پر ہوتے ہیں نیت کتنی پاک تھی کہ ماں کی قبر پر دعا کر آؤں دراصل عظیم ماں سے ملاقات ہی ہونا ٹھہری تھی۔ ان کی والدہ بھی بڑی ہی عظیم مرتبہ والی شخصیت تھیں۔ دعوت الی اللہ کے میدان میں اتنی مقبولیت اور عزت پائی کہ بعد وفات حفیظ کی بہن کو صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ربوہ نے ان کی والدہ صاحبہ کی نمایاں کارکردگی کا تمغہ دیا۔ حفیظ کی والدہ کا ذکر تو ہو ہی گیا والد صاحب جنگ میں شہادت کا رتبہ پانے والے خوش قسمت تھے۔ بہر حال مختلف جہتوں سے خدمت میں اور اخلاص میں ترقی پانے والا خاندان ہے۔ خدا ان کی آپ حفاظت فرمائے۔ اپنی رضا کی راہوں پر ان کی اولادوں کو بھی چلائے۔

جانے والا تو رخصت ہو گیا اپنی یادیں اپنی ہنسی خوشی کے انداز خدمت کے اطوار سے معطر کر کے اپنی چھوٹی سی دنیا کو اداس کر گیا۔ یہ سادہ اور درویش صفت انسان جماعت کا درد رکھتا تھا۔ اہل محلّہ اور ملنے جلنے والوں کا درد رکھتا تھا۔ ہمہ وقت جماعتی کاموں میں مصروف کبھی صدر صاحب کی ڈاک تقسیم ہو رہی ہے۔ کبھی میٹنگ کی اطلاعیں ہو رہی ہیں۔ کسی کا سودا سلف بازار سے لایا جا رہا ہے۔

حفیظ کی وفات پر افسوس کے لئے آئی ہوئی ایک بزرگ محلّہ دار خاتون نے بتایا کہ دو تین دفعہ تو یوں ہوا کہ پانچ دس کلو کا خورونوش کا سامان اٹھائے ہوئے میں بازار سے آرہی تھی۔ ایک دو دفعہ تو میرے پاس رکشہ کا کرایہ بھی نہ تھا دعا کی خدایا کوئی بندوبست کر کہ چند لمحوں میں خدا نے اسے فرشتہ بنا کر بھیج دیا سامان سائیکل پر لٹکایا اور کہا خالہ جی آپ بھی سائیکل پر بیٹھیں بار بار اصرار کر کے خود مجھے بھی سائیکل پر بٹھا لیا غرض ہمہ وقت خدمت خلق پر کمربستہ رہنے والا حفیظ اس دار جہانی سے رخصت ہو گیا۔ ع

موت سے کس کو رستگاری ہے

اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ اس کی اہلیہ اور بچی کا حافظ و ناصر ہو اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

بیت الدعا کی تعمیر

اپنی وفات کے قریب حضرت مسیح موعود کو دعا کی طرف بیش از بیش توجہ پیدا ہو گئی تھی کیونکہ ایک طرف خدائی طاقتوں کی وسعت اور دوسری طرف انسانی کوششوں کی بے بضاعتی کے منظر نے آپ کی حقیقت شناس آنکھوں کو زیادہ سے زیادہ آسمان کی طرف اٹھانا شروع کر دیا تھا۔ چنانچہ آپ نے اپنی حیات طیبہ کے آخری ایام میں اپنے رہائشی کمرے کے ساتھ خلوت کی دعاؤں کے لئے ایک خاص حجرہ تعمیر کرایا اور اس کا نام بیت الدعا رکھا تا کہ اس میں آپ دین کی ترقی اور اپنے خداداد مشن کی کامیابی کے لئے خصوصیت کے ساتھ دعائیں کر سکیں اور اپنے آسمانی آقا کے حضور سرخرو ہو کر پہنچیں۔ اس بارے میں آپ کے مخلص رفیق حضرت مفتی محمد صادق صاحب روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ:۔

''ہم نے سوچا کہ عمر کا اعتبار نہیں۔ ستر سال کے قریب عمر سے گزر چکے ہیں۔ موت کا وقت مقرر نہیں۔ خدا جانے کس وقت آجائے اور کام ہمارا ابھی بہت باقی ہے۔ ادھر قلم کی طاقت کمزور ثابت ہوئی ہے۔ رہی سیف سو اس کے واسطے خدا تعالیٰ کا اذن اور منشاء نہیں۔ لہٰذا ہم نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور اسی سے قوت پانے کے واسطے ایک الگ حجرہ بنایا اور خدا سے دعا کی کہ اس البیت اور بیت الدعا کو امن اور سلامتی اور اعداء پر بذریعہ دلائل نیرہ اور براہین ساطعہ کے فتح کا گھر بنا دے''

(ذکر حبیب حضرت مفتی محمد صادق صاحب ص 110-109)

سید سعید الحسن صاحب

مکرم مولوی عبدالوہاب حجازی صاحب کا ذکر خیر

آپ کو ایک رویا کے ذریعہ احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی

میرے دادا مولانا عبدالوہاب حجازی امرتسر میں 1887ء کے لگ بھگ ایک شیعہ گھرانہ میں پیدا ہوئے۔اوائل عمر میں والدین طاعون سے فوت ہوگئے اور یہ حالت یتیمی میں اپنی بہن کے پاس آگئے جن کے خاوند فوج میں صوبیدار تھے۔

بہن نے اپنے بھائی کو ماں کا مکمل پیار دیا۔ان کے آرام کا ہر طرح خیال رکھا۔انہیں قریبی سکول میں داخل کروا دیا۔ چونکہ یہ گھرانہ بھی اہل تشیع تھا اس لئے تعلیم وتربیت بھی اسی انداز میں ہونے لگی جس محلّہ میں یہ رہتے تھے وہیں اہلحدیث کی مسجد تھی اور امام مسجد بڑی اچھی تلاوت کرتے تھے۔ دادا جی کو ان سے لگاؤ سا ہو گیا اور آہستہ آہستہ اہلحدیث مسلک کی طرف مائل ہو گئے۔ جب بہن اور بہنوئی کو معلوم ہوا تو انہیں سخت افسوس ہوا اور انہوں نے سختیاں شروع کر دیں۔حتیٰ کہ گھر بار چھوڑنا پڑا اور مدرسہ اہلحدیث بھینی آگئے۔تعلیم وتدریس کا سلسلہ شروع ہوا۔قرآن وحدیث کی سند لی۔ پھر مدرسہ غزنویہ امرتسر میں دورحدیث مکمل کیا۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے دہلی چلے گئے اور مولوی ثناء اللہ صاحب پانی پتی کے مدرسہ سے مولوی فاضل اور منشی فاضل کی سند لی۔اسی دوران بعض مزید علوم کی طرف رجحان پیدا ہوا اور سنسکرت اور گورمکھی پر عبور حاصل کیا۔ تعلیم مکمل کرکے وطن واپس آئے اور سلطان ونڈ امرتسر کی جامع مسجد اہلحدیث کے خطیب مقرر ہوئے۔ مسجد سے منسلکہ مدرسہ کے مہتمم بھی مقرر ہوئے۔ آپ کو تفسیر القرآن اور صرف ونحو میں خاص ملکہ تھا اس لئے یہی علوم پڑھاتے تھے۔ چونکہ خوش الحان بھی تھے اور علمی لحاظ سے بھی اعلیٰ مرتبہ تھا اس لئے جلد شہرت پھیل گئی۔اور علمائے اہلحدیث میں ایک ممتاز مقام رکھتے تھے۔

آپ کو علم سے بے انتہا لگاؤ تھا۔آپ کے پاس نایاب کتب کا ایک خزانہ تھا۔ فرماتے تھے کہ قیام پاکستان کے وقت میرے پاس پچاس ہزار روپے مالیت کا کتب خانہ تھا۔افسوس کہ وہ سارا ضائع ہوگیا۔ اور تہی دست و دامن پاکستان ہجرت کرنا پڑی۔ پاکستان بننے کے بعد لائل پور آگئے اور نشاط ملز کے خطیب مقرر ہوئے۔

قبول احمدیت

آپ صاحبِ کشف و رویا تھے۔ سچائی کو قبول کرنے کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔آپ کے قبول احمدیت کا واقعہ بھی بڑا دلچسپ اور ایمان افروز ہے۔

ایک دن عصر کی نماز کے بعد مسجد میں بیٹھ کر حدیث کی کوئی کتاب پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص مکرم حیات محمد بٹ صاحب آئے اور اختلافی مسائل پوچھے۔ جب مروجہ مسئلہ کا جواب آپ نہ دے سکے تو بٹ صاحب نے کہا کہ مولوی صاحب پھر آپ مروجہ عقیدہ کو چھوڑ دیں اور اس مسلک کو اختیار کریں جو قرآن کریم کے مطابق ہے اور جس کے بانی نے اپنی صداقت کے لئے یہ معیار مقرر کیا ہے کہ میرے بارہ میں اللہ تعالیٰ سے پوچھیں تو وہ ضرور بتائے گا۔ مولوی صاحب آپ دعا کریں اور احمدیت کی صداقت کے لئے اللہ تعالیٰ سے پوچھیں۔ وہ ضرور آپ کو سیدھا راستہ دکھائے گا۔

دادا جی نے وعدہ کیا کہ وہ ضرور دعا کریں گے۔ کچھ دنوں کے بعد مکرم بٹ صاحب دوبارہ ملے اور مکرر دعا کی تحریک کی اور یوں انہوں نے دعا شروع کر دی اور ایک ہفتہ عشرہ میں تین خواب دیکھے۔ ایک رات جب دادا جی دعا کر رہے تھے تو انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ نہایت وجیہہ اور بارعب پرنور چہرہ تشریف لائے ہیں اور فرماتے ہیں۔ ’’آپ سیدھے راستے کی دعا کر رہے ہیں وہ احمدیت ہے‘‘ اتنی بات کہنے کے بعد وہ بزرگ غائب ہو گئے۔ صبح انہوں نے اپنے بیٹے (یعنی میرے والد صاحب) کو یہ خواب سنایا لیکن انہوں نے اتفاق نہ کیا اور کہا کہ اباجی یہ صرف آپ کے خیالات ہیں۔ احمدیت بھلا کیسے سچی ہوسکتی ہے۔ دو تین دن بعد خواب میں وہ بزرگ دوبارہ نظر آئے اور فرماتے ہیں’’مولوی صاحب یہ سچا سلسلہ ہے اس طرف آجائیں اور آپ کی عمر تھوڑی ہے‘‘۔ بیداری پر آپ فکرمند ہوگئے اور حیران و پریشان تھے کہ کیا ساری دنیا غلط ہے۔ اسی شش و پنج میں تھے کہ رات بیٹھے بیٹھے عالم بیداری میں ایک نظارہ دیکھا کہ وہی بزرگ گھوڑے پر سوار ہیں اور چہرہ مبارک پرجلال ہے اور فرماتے ہیں مولوی صاحب آپ نے ایک نظارہ دیکھا ہے اب دوسرا نظارہ دیکھیں۔ پھر وہ غائب ہوگئے اور بہت سے سانپ اور بچھو دادا جی کی طرف دوڑتے ہوئے آرہے ہیں اور ڈنگ مار رہے ہیں اور ساتھ ساتھ کہہ رہے ہیں کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کرے گا۔

دادا جی اس نظارہ سے اتنے دہشت زدہ ہوئے کہ اونچی آواز میں چیخیں مارنے لگے۔ میری دادی جان اور والد صاحب جلدی سے اندر گئے۔ لائٹ جلائی تو دیکھا کہ کوئی چیز نہیں ہے لیکن دادا جی انتہائی دہشت زدہ ہیں۔ کچھ دیر بعد دادا جی نے سارا واقعہ سنایا۔ نماز فجر میں بہت گریہ وزاری کی اور بیت الفضل لائل پور کا ایڈریس معلوم کر کے گئے۔ مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب ان دنوں لائل پور میں مربی سلسلہ تھے۔ ان سے دادا جی ملے۔ اپنا تعارف کروایا۔ ساری روئداد سنائی۔ مکرم شاہ صاحب نے تصاویر دکھلائیں کہ خواب والے بزرگ کون سے ہیں تو دادا جی نے فوراً حضرت مصلح موعود کی بابرکت تصویر کی طرف اشارہ کیا کہ یہی وہ بزرگ تھے۔ مکرم شاہ صاحب نے پوچھا مولوی صاحب کیا ابھی بھی احمدیت کے متعلق شک ہے؟ دادا جی نے کہا نہیں نہیں بالکل نہیں اور پھر فوراً بیعت کر لی۔

دادا جی کی کوشش سے دادی جان میرے والد صاحب اور والدہ نے بھی کچھ دنوں بعد بیعتیں کر لیں۔ دادا جی کا بیعت کرنا کوئی معمولی واقعہ نہ تھا۔ نشاط ملز کے خطیب پھر ذاتی وجاہت اور سارے علاقہ کا آپ کے زیر اثر ہونا جنگل میں آگ لگانے کے برابر تھا۔

احمدیت قبول کرنے کے اگلے دن صبح کی نماز کے بعد آپ نے سب نمازیوں کو بتایا کہ میں آپ کو ایک خاص بات بتانا چاہتا ہوں کہ اللہ نے مجھے بتایا ہے کہ اصلی اور سیدھا راستہ احمدیت کا ہے۔ اس لئے تمہیں دعوت دیتا ہوں کہ اس طرف آجاؤ۔ نیز یہ کہ اپنا خطیب کوئی اور مقرر کرلو۔ آپ کا یہ بتانا تو ہر طرف نمرودی آگ بھڑکانے والی بات بن گیا۔ خطابت سے علیحدہ کردیئے گئے۔ ملز والوں نے مکان سے بے دخل کر دیا۔

میرے والد صاحب چونکہ ملز میں ملازم تھے۔ ان کی ملازمت ختم کر دی گئی۔ غرضیکہ انتہائی تکالیف و مصائب کا سلسلہ شروع ہوگیا۔

لائل پور سے ملحقہ علاقہ مانانوالہ میں اپنی زمین پر کچا سا مکان بنانا پڑا۔ دو فرلانگ دور نہر سے پانی لاتے کیونکہ کوئی شخص بھی اپنے گھر یا کنویں سے پانی دینے پر تیار نہ تھا۔ تمام علاقہ نے سوشل بائیکاٹ کر دیا اور فیصلہ کیا کہ مولوی صاحب سے کسی قسم کا تعلق نہیں رکھیں گے چونکہ یہ علاقہ دادا جی کے ذریعہ اہل سنت سے اہل حدیث ہوا تھا۔ اس لئے شدید مخالفت ہو رہی تھی۔

کئی دفعہ مخالفین بچوں کو پتھر دیتے اور کہتے کہ وہ پگڑی والا بابا جب گزرے گا تو پتھر مارنا۔ بچوں نے چھپ چھپ کر پتھر مارنے اور مخالفوں نے آنکھوں آنکھوں میں استہزاء کرنا کہ دیکھو کیسا مزا چکھایا ہے احمدیت کا۔ کوئی دکاندار سودا سلف دینے کا روادار نہ تھا۔

بعض پرانے تعلق والے دوست سمجھانے آئے کہ مولوی صاحب ضرور آپ کو غلطی لگی ہے۔ آپ نے تو ہمیں اہل حدیث کیا تھا اور بتایا تھا کہ اصل راستہ یہی ہے باقی لوگ تو مشرک اور بدعتی ہیں۔ دادا جی یہی فرماتے کہ قرآن اور حدیث حضرت مرزا صاحب کا ساتھ دے رہے ہیں اس لئے میرے لئے ناممکن ہے کہ احمدیت کو چھوڑ دوں۔ غرض یہ زمانہ شدید مصائب و تکالیف کا تھا۔

اسی دوران ایک اور امتحان بھی ہوا میرے والد دادا کی اکلوتی اولاد ہیں جب احمدیت قبول کی تو میرا بڑا بھائی فیض الحمید بعمر ایک سال بیمار ہوگیا اور کچھ دن بیمار رہنے کے بعد فوت ہوگیا۔ اس کے فوت ہونے پر سارے علاقے نے خوشی منائی۔ مولوی صاحب کا ایک ہی پوتا تھا اور وہ بھی مرگیا اور آئندہ بھی ان کی نسل نہیں چلے گی۔

دادا جی جن کو اپنے پوتے سے بہت محبت تھی اور اس کی وفات پر بہت غمگین تھے۔ جب انہیں مخالفین کی اس بات کا پتہ چلا تو اللہ کے حضور ہاتھ اٹھا کر سخت گرمی میں دعا کرنے لگے۔ آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگی ہوئی ہے اور یہ لمبی دعا کر رہے ہیں۔ دعا کے بعد میری والدہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہنے لگے بیٹی غم مت کر اللہ تجھے سات بیٹے دے گا۔ الحمدللہ آج اللہ کے فضل سے ہم سات بھائی احمدیت کی زندہ صداقت کے گواہ ہیں۔

چونکہ دادا جی کا شمار اہل علم میں ہوتا تھا اور علاقہ میں نیک نامی تھی اس لئے مخالفت کے باوجود بعض افراد کا جھکاؤ احمدیت کی طرف ہوگیا کہ معلوم تو کریں وہ کونسی بات تھی جنہوں نے مولوی صاحب کو احمدیت قبول کرنے پر آمادہ کر دیا۔ اس طرح دعوت الی اللہ کا موقعہ بھی ملا اور جلد ہی تیرہ نئے پودے لگانے کی توفیق ملی۔ دادا جی اردو اور پنجابی کے شاعر تھے۔ قبول احمدیت کے بعد اردو اور پنجابی نظموں کے ذریعہ احمدیت کا پیغام پہنچانے لگے۔

افسوس 74ء کے فسادات میں ہمارا گھر بھی نذر آتش ہوگیا اور دادا جی کا کلام بھی ضائع ہوگیا۔ آپ کو خلافت سے بے پناہ عقیدت تھی۔ اپنی اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتے رہے۔ اپنی نظموں میں بھی اس والہانہ عقیدت کا اظہار کرتے رہے۔ جس طرح کشف میں آپ کو بتایا گیا تھا کہ آپ کی عمر تھوڑی ہے اسی کے مطابق قبول احمدیت کے تین سال بعد اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ جس نعمت کو دادا جی نے ہزاروں قربانیاں دے کر حاصل کیا تھا اللہ تعالیٰ اس نعمت کی ہمیں حفاظت کرنے کی توفیق دے۔

جلد وصیتیں کریں

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

’’پس تم جلد سے جلد وصیتیں کرو تا کہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو اور وہ مبارک دن آجائے جبکہ چاروں طرف ......اور احمدیت کا جھنڈا لہرانے لگے۔‘‘

(مرسلہ سیکرٹری مجلس کارپرداز)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر **39232** میں ھبة البسیط باجوہ بنت طفیل احمد باجوہ قوم جٹ باجوہ پیشہ خانہ داری عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر وسطی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 6-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ھبة البسیط باجوہ گواہ شد نمبر 1 طفیل احمد باجوہ 13978 گواہ شد نمبر 2 محمد عبداللہ 22010

مسل نمبر **39233** میں بشریٰ حنا صدیق بنت رانا محمد صدیق قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ساڑھے بائیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 36/21 دارالنصر وسطی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 5-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی زیور مالیت -/19048 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ بشریٰ حنا صدیق گواہ شد نمبر 1 رانا محمد صدیق ولد رانا محمد نذیر مرحوم 36/21 دارالنصر وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 2 رانا نداء الحق ندیم ولد رانا محمد صدیق 36/21 دارالنصر وسطی ربوہ

مسل نمبر **39234** میں محمد ریحان بھٹی ولد محمد اسحاق قوم بھٹی راجپوت پیشہ ملازمت عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر اقبال ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 4-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد ریحان بھٹی گواہ شد نمبر 1 عمران احمد انجم باجوہ ولد مشتاق احمد باجوہ دارالنصر غربی الف ربوہ 33939 گواہ شد نمبر 2 محمد اسحاق ولد محمد ابراہیم مکان نمبر 26/8 دارالنصر غربی اقبال ربوہ

مسل نمبر **39235** میں نیر شہریار خان ولد رانا عبدالغنی قوم رانا راجپوت پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 26/5 دارالیمن غربی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نیر شہریار خان گواہ شد نمبر 1 عبدالعلی وصیت نمبر 33722 گواہ شد نمبر 2 رفاقت احمد وصیت نمبر 32492

مسل نمبر **39236** میں اعجاز احمد ولد عبدالکریم قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 18/21 دارالیمن غربی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد اعجاز احمد گواہ شد نمبر 1 عبدالعلی ربوہ وصیت نمبر 33722 گواہ شد نمبر 2 حافظ عمران آفتاب ولد آفتاب احمد وڑائچ 10/3 دارالیمن غربی ربوہ

مسل نمبر **39237** میں لئیق احمد ولد نسیم احمد پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصرت آباد ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد لئیق احمد گواہ شد نمبر 1 رفیع احمد ولد اسلام الدین محلّہ نصرت آباد ربوہ گواہ شد نمبر 2 طاہر احمد ولد اسلام الدین محلّہ نصرت آباد ربوہ

مسل نمبر **39238** میں فخر احمد خرم ولد خادم حسین تبسم قوم جٹ تھہیم پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ نصرت آباد ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 7-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد فخر احمد خرم گواہ شد نمبر 1 شریف احمد گھمن ولد حمید احمد محلّہ نصرت آباد ربوہ گواہ شد نمبر 2 عبدالحق چیمہ ولد رحمت خاں چیمہ محلّہ نصرت آباد ربوہ

مسل نمبر **39239** میں نجم اسماء ولد چوہدری منور احمد قوم جٹ جنبہ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ نصرت آباد ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 4-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نجم اسماء گواہ شد نمبر 1 قمر احمد خان ولد منور احمد خان محلّہ نصرت آباد ربوہ گواہ شد نمبر 2 طاہر احمد ولد اسلام الدین محلّہ نصرت آباد ربوہ

مسل نمبر **39240** میں غلام قادر ولد محمد یعقوب قوم آرائیں پیشہ فارغ عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 65/3 طاہر آباد غربی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 6-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 10 مرلے پلاٹ تعمیر شدہ مکان جس کی موجودہ قیمت -/250000 روپے ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد غلام قادر گواہ شد نمبر 1 پرویز احمد عاصم ولد نذیر حسین محلّہ طاہر آباد غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمد الیاس جنجوعہ ولد محمد شریف طاہر آباد غربی ربوہ

درخواست دعا

مکرم محمود احمد صاحب پاک بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کو دل کی تکلیف ہوئی ہے احباب جماعت سے شفایابی کی درخواست ہے۔

مکرم مرزا اقبال بیگ صاحب اسلام آباد کی بیٹی شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے جلد شفایابی کی درخواست ہے۔

مکرم رانا منصور احمد صاحب انن باغ جرمنی ابن مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا فرینکفرٹ جرمنی کے ہسپتال میں آپریشن ہوا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا۔ احباب جماعت سے ان کی جلد شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد سے جلد شفا دے۔

☆......☆......☆

واقفین نو کو عید مبارک

پیارے واقفین نو / واقفات نو!

وکالت وقف نو کے تمام کارکنان کی طرف سے آپ سب کو عید الفطر کی بہت بہت مبارک قبول ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خواہش اور ارشاد کے مطابق خوشی کے اس مبارک موقع پر اپنے غریب بہن بھائیوں رشتہ داروں، ہمسائیوں اور ضرورت مندوں کو اپنی خوشیوں میں ضرور شامل کریں اللہ تعالیٰ ہم سب کو عید کی حقیقی خوشیوں سے نوازے۔ آمین

(وکیل وقف نو تحریک جدید ربوہ)

آسامیاں خالی ہیں

خدام الاحمدیہ پاکستان کو اپنے کمپیوٹر انسٹیٹیوٹ کیلئے مندرجہ ذیل آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ درخواست دہندگان تدریس کا تجربہ رکھتے ہوں۔ خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے احباب اپنی درخواستیں صدر محلّہ کی تصدیق کے ساتھ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کے نام دفتر ایوان محمود ربوہ میں 20 نومبر 2004ء تک جمع کروا دیں۔ انٹرویو کیلئے اطلاع بعد میں دی جائے گی۔

☆ ایک کل وقتی مرد انسٹرکٹر

☆ چار جز وقتی مرد انسٹرکٹر

☆ ایک جز وقتی خاتون انسٹرکٹر

(انچارج کمپیوٹر انسٹیٹیوٹ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

اعلان داخلہ

پنجاب میڈیکل فیکلٹی لاہور نے پیرا میڈیکل کورسز کی تمام کیٹگریز کے امتحانات کے شیڈیول کا اعلان کر دیا ہے جو کہ 28 دسمبر 2004ء کو منعقد ہو رہے ہیں مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 7 نومبر 2004ء ملاحظہ کریں۔

پنجاب پولیس (سٹی ڈسٹرکٹ) لاہور میں پولیس کانسٹیبلان اور ڈرائیور کانسٹیبلان کی آسامی کیلئے بھرتی کا اعلان ہوا ہے اس سلسلہ میں درخواست مورخہ 20 نومبر 2004ء تک مجوزہ فارم پر جمع کروائی جاسکتی ہے۔ مزید معلومات روزنامہ جنگ مورخہ 6 نومبر 2004ء ملاحظہ کریں۔

علی تکہ شاپ کی جانب سے
احباب جماعت کو دل کی
گہرائیوں سے عید مبارک
اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 212041

خدا کے فضل سے ترقی کی منازل
گوندل بنکوئیٹ ہال
سیاب منصور پیلس
بالمقابل بیت المبارک سرگودھا روڈ ربوہ
فون: 212265-212758-04524
☆ گوندل موبائل کیٹرنگ اینڈ فوڈ
☆ گوندل ٹینٹ سروس
پہلا شادی ہال
ربوہ میں جدت اور سہولت کے سنہری دور کا آغاز
گولبازار ربوہ فون: 212758
کھانوں اور ریفریشمنٹ کی لامحدود ورائٹی۔ مزیدار ذائقہ

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

بدھ 17 نومبر 2004ء

12-35 a.m	لقاءمع العرب
1-40 a.m	واقفین نو بچوں کا پروگرام
2-15 a.m	حضور انور کی موجودگی میں عید ملن پروگرام
3-20 a.m	لجنہ میگزین
3-55 a.m	سوال وجواب
5-00 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 a.m	گلشن وقف نو
7-05 a.m	خطبہ جمعہ
8-05 a.m	گلدستہ
8-40 a.m	سوال وجواب
9-40 a.m	ہماری کائنات
10-05 a.m	جلسہ سالانہ کی تقریر
10-35 a.m	ایم۔ٹی۔اے سفر آسٹریلیا
11-00 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
11-40 a.m	لقاءمع العرب
12-45 p.m	سواحیلی سروس
1-35 p.m	خطبہ جمعہ
2-35 p.m	ایم۔ٹی۔اے سفر
3-00 p.m	انڈونیشین سروس
4-00 p.m	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
5-00 p.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
5-40 p.m	ہماری کائنات
6-00 p.m	خطبہ جمعہ
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	گلشن وقف نو اطفال
9-00 p.m	ہماری کائنات
9-45 p.m	گلدستہ پروگرام
10-10 p.m	جلسہ سالانہ کی تقاریر
10-40 p.m	ایم۔ٹی۔اے سفر آسٹریلیا
11-20 p.m	سوال وجواب

جمعرات 18 نومبر 2004ء

12-30 a.m	لقاءمع العرب
1-30 a.m	
2-30 a.m	سوال وجواب
3-30 a.m	ایم۔ٹی۔اے ٹریول
4-00 a.m	گلشن وقف نو
5-05 a.m	تلاوت، انصار سلطان القلم، خبریں
5-55 a.m	خطبہ جمعہ
6-55 a.m	چلڈرنز کلاس
8-00 a.m	ترجمۃ القرآن کلاس
9-05 a.m	انتخاب سخن
11-00 a.m	تلاوت، انصار سلطان القلم، خبریں
12-00 p.m	لقاءمع العرب
1-05 p.m	پشتو پروگرام
1-45 p.m	انگریزی ملاقات
2-45 p.m	انڈونیشین سروس
3-45 p.m	چلڈرنز کلاس
5-05 p.m	تلاوت، انصار سلطان القلم، خبریں
5-55 p.m	اردو ادب کا احمدیہ دبستان
6-20 p.m	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
6-55 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	ملاقات
9-00 p.m	انتخاب سخن
11-20 p.m	ترجمۃ القرآن

ماہر نفسیات کی آمد

مکرم ڈاکٹر فرید اسلم منہاس صاحب ماہر نفسیات مورخہ 21 نومبر 2004ء بروز اتوار ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کرینگے۔ ضرورت مند احباب پرچی روم (ہسپتال) سے رابطہ کر کے اپنی پرچی بنوالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اعلان تعطیل

عیدالفطر کی سرکاری تعطیلات کی وجہ سے روزنامہ الفضل مورخہ 15 تا 17 نومبر 2004ء بروز پیر، منگل بدھ شائع نہیں ہوگا قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ کرلیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 13۔نومبر 2004ء

انتہائے سحر	**5:10**
طلوع آفتاب	6:32
زوال آفتاب	11:52
وقت عصر	3:36
وقت افطار	**5:13**
وقت عشاء	6:37

مغل پراپرٹی آفس پروپرائیٹر: عبدالہادی
مکان پلاٹ وغیرہ کی خرید وفروخت کا با اعتماد آفس
کالج روڈ دارالبرکات ربوہ
فون آفس: 04524-215171
رہائش: 04524-211402-211677

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
جماعت احمدیہ عالمگیر کو دل کی گہرائیوں سے عید مبارک
نیشنل الیکٹرونکس
ڈیلران: ریفریجریٹر، ڈیپ فریزر
سپلٹ AC، ونڈو AC
واشنگ مشین، کوکنگ رینج، کلر TV
ڈاؤلینس، پیل
ویوز، فلپس، ایل جی
سام سنگ، سپر ایشیا، انڈس
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت ہم آپ کے منتظر ہوں گے۔
طالب دعا: منصور احمد
لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور فون 7357309-7223228

محبت سب کے لئے۔ نفرت کسی سے نہیں
فخر الیکٹرونکس
کی جانب سے احباب جماعت کو دل کی گہرائیوں سے عید مبارک
ڈیلر:۔ فریج، ائیر کنڈیشنر
ڈیپ فریزر، کوکنگ رینج
واشنگ مشین، ڈش انٹینا
ڈیزرٹ کولر، ٹیلی ویژن
ہم آپ کے منتظر ہونگے
1۔لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
احمدی بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت
فون: 7223347-7239347-7354873

اب پھر جدید ورائٹی نت نئے ڈیزائن
سیل سیل سیل عید سیل گفٹ: ہمارا ادارہ خدمت میں پیش پیش ہے رمضان المبارک کے موقع پر قیمتوں میں خصوصی حیرت انگیز رعایت امپورٹڈ جاپانی ورائٹی لیڈیز نل بچگانہ بوائے بی بی لہنگا کی مکمل ورائٹی پانچ دس سوٹ آرڈر پر بھی تیار کروا سکتے ہیں
ہماری طرف سے عید مبارک ہو
جمعۃ المبارک کو سیل بالمقابل بیت اقصیٰ لگائی جاتی ہے
سپر چوائس گارمنٹس ہی اینڈ شی
ماموں مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ نزد ذوق کباب دوکان گلی کے اندر
موبائل 0320-4890361
پروپرائیٹر زاہد محمود طاہر فون 04524-215074

ضرورت ڈاکٹر صاحبان
چوہدری محمد اسلم وقف ہسپتال اسلم پور (اچیاں کھرولیاں) تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
کا خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلا فیز مکمل ہو چکا ہے اس وقت ہمیں دکھی انسانیت کی خدمت کے جذبہ سے سرشار درج ذیل تین ڈاکٹر صاحبان کی ضرورت ہے۔
(1) جنرل میڈیکل ڈاکٹر (2) بچوں کے ماہر ڈاکٹر
(3) زچہ بچہ کی امراض کی ماہر لیڈی ڈاکٹر
منجانب ڈاکٹر ایم اشرف میلو
ایم۔ڈی۔ ایف اے سی پی
گورنمنٹ کے منظور شدہ ادارے سے ایم بی بی ایس کی ڈگری کے علاوہ اپنی فیلڈ میں اضافی تجربہ اور ٹریننگ ضروری ہے۔ مناسب حسب قابلیت تنخواہ کے علاوہ رہائش کیلئے کوٹھی اور ذاتی استعمال کیلئے گاڑی فراہم کی جائے گی
اسلم پور (اچیاں کھرولیاں) سیالکوٹ شہر سے 15 میل اور ڈسکہ شہر سے 12 میل کے فاصلہ پر پختہ سڑک پر واقع ہے۔ دونوں شہروں میں بچوں کے پرائیویٹ سکول موجود ہیں۔
امیدوار اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائیں۔
چوہدری محمود احمد ایڈمنسٹریٹر وقف ہسپتال اسلم پور (اچیاں کھرولیاں) تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
نوٹ: احمدی ڈاکٹر صاحبان اپنے حلقہ کے پریذیڈنٹ اور امیر ضلع کی وساطت سے درخواستیں ارسال کریں۔

C.P.L 29